بروزجمعہ مورخہ یکم اپریل 2016ء بوقت شام (04:30) بجے منعقد ہونے والے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی ۔
ترتیب کارروائی۔
1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔
2۔ وقفہ سوالات۔
(علیحدہ فہرست میں مندرج سوالات دریافت اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے)
3۔ غیر سر کاری کارروائی۔

1۔ قرار داد نمبر90منجانب:۔ محترمہ ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی۔
ہرگاہ کہ صوبہ کے سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود اور مہنگائی کی شرح میں روز بروز اضافے کومد نظر رکھتے ہوئے انھیں ان کے مذہبی تہوار کے موقع پر ایک ماہ کی تنخواہ بطور بونس دی جائے ۔تاکہ ان کی معاشی پریشانیوں کا کسی حد تک ازالہ ممکن ہو سکے۔
لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ کے تمام سرکاری ملازمین کو مذہبی تہوار کے موقع پر ایک ماہ کی تنخواہ بطوربونس ادا کرنے کو یقینی بنائے تاکہ ملازمین میں پائی جانے والی بے چینی اور احساس محرومی کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔(نامنظور ہوا)

2۔ قرارداد نمبر91منجانب:۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔
ہر گاہ کہ بلوچستان جو کہ رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا۴۳فیصد بنتا ہے یہاں کے لوگوں کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے۔ جس کیلئے بجلی ریڈھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جبکہ دوسری جانب صوبہ میں گزشتہ ایک دھائی سے عین سیزن میں غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ شروع کردی جاتی ہے۔ جس سے زمینداروں کو ناقابل تلافی نقصانات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ اب تو نوبت یہاں تک آ پہنچاہیکہ صوبہ کے معروف زمیندار بھی شعبہ زراعت سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوگئے ہیں اور یہ رجحان بلاشبہ صوبہ کے مفادمیں کسی بھی طرح نہیں اور نہ ہی صوبہ اس رحجان کا متحمل ہوسکتا ہے۔دوسری جانب سال نوکاسیزن شروع ہوچکا ہے۔ اورحسب سابق صوبہ میں طویل لوڈشیڈنگ کا خطرہ سرپر منڈلارہا ہے۔
لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔ کہ صوبہ میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا خاتمہ اور لوڈشیڈنگ کا دورانیہ کم سے کم کرتے ہوئے صوبہ کے زمینداروں کو ۱۵ گھنٹے بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایاجائے۔(منظور ہوا)

3۔ قرارداد نمبر92منجانب:۔ محترمہ عارفہ صدیق صاحبہ ،رکن صوبائی اسمبلی۔
ہرگاہ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ صوبائی حکومت صوبہ سے تعلیمی پسماندگی کو ختم کرنے کیلئے سنجیدہ کو ششیں کررہی ہے تعلیمی بجٹ کو 3.5 فیصد سے بڑھا کر 26فیصد کردیا گیا ہے۔
صوبہ میں گلوبل پار ٹنرشپ کے ذریعے ہزاروں نئے پرائمری اسکولز (بلا تخصیص جنس) قائم کرنے کے ساتھ ساتھ سینکڑوں پرائمری اسکولوں کو مڈل اور مڈل اسکولوں کو اپ گریڈکرکے ہائی کا درجہ دیا جارہا ہے۔ اسکے علاوہ درجنوں نئے کالجز قائم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف کالجز اپ گریڈ کیئے جارہے ہیں اور ساتھ ہی نئی یونیورسٹیاں اور میڈیکل کالجز قائم کیئے جارہے ہیں ۔خصوصی طور پر تعلیمی معیار کو بہتر کرنے کیلئے صوبہ کے مختلف اضلاع میں کیڈٹ اور ریذیڈ ینشل کالجز بھی قائم کئے جارہے ہیں حکومت کے ان اقدامات کو یقیناًتحسین کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔لیکن ان تمام اقدامات کے باوجودایک ناگزیر کمی ضرور محسوس کی جارہی ہے کہ طلباء کیلئے کیڈٹ اور

ریذیڈینشل کالجز کے طرز پر طالبات کیلئے بھی ایسے ادارے ابھی تک قائم نہیں کیئے گئے ہیں۔
لہذایہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ متوقع سالانہ بجٹ 17-2016 میں صوبہ میں کم
از کم تین ایسے ادارے قائم کرنے کیلئے رقم مختص کی جائے جن میں ایک کوئٹہ اور بالترتیب ایک
ایک صوبہ کے شمالی اور جنوبی اضلاع کیلئے ہوں۔ (نامنظور ہوا)

4۔ مشترکہ قرارداد نمبر 94 منجانب :۔ محترمہ ثمینہ خان صاحبہ ، محترمہ کشور احمد جتک صاحبہ،
ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ صاحبہ محترمہ ر احت جمالی صاحبہ،محترمہ یا سمین لہڑی صاحبہ، محترمہ
عارفہ صدیق صا حبہ،محترمہ معصومہ حیات صا حبہ،
محترمہ سپوژمئی اچکزئی صاحبہ اور ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ ، اراکین صوبائی اسمبلی۔
ہرگاہ کہ صوبہ بلوچستان میں آرٹ گیلری کے نام سے قائم ادارہ غیر فعال اور بنیادی سہولتوں سے
محروم ہے۔ صوبہ میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے مگر انہیں آرٹ گیلری کی سہولیات سے استعفادہ حاصل
کرنے کے مواقع میسر نہیں ہیں جس سے وہ اپنی علمی استعداد میں اضافہ کرسکیں۔
لہذایہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ وہ مذکورہ بالا ادارے کو فعال کرنے کے ساتھ
ساتھ اسے بنیادی سہولتوں سے مکمل طور پر آراستہ کیا جائے۔ تاکہ ہر ہنر مندنوجوان اور تعلیم یافتہ
طبقہ اس سے مستفید ہوسکے۔(منظور ہوا)

کوئٹہ سیکرٹری ،
مورخہ /یکم اپریل 2016ء بلوچستان صوبائی اسمبلی۔